رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹
قیمت سالانہ ہے

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۶ جنوری ۱۹۱۷ء | نمبر ۴

گلدستہ اخبار

مقدونی محاذ پر اتحادیوں کا کام عمدگی سے ہو رہا ہے۔ اور دشمن کے توپ خانوں پر ان کو فوقیت حاصل ہے۔

روسی جنرل بروسیلاف کو یقین ہے کہ اس سال میں دشمن ہمیشہ کے لئے اور کامل طور پر شکست یاب ہو جائیگا۔

جرمنی لوگ بلجیم کے باشندوں کے گھروں میں سے خصوصاً امرا کے خانگی سامان اور اشیا آرائیش ان سے جبراً لے کر ناروے کے ہاتھ بکثرت فروخت کر رہے ہیں۔

ہالینڈ نے جرمن کو دودھ گوشت انڈے اور پیل بہم رسانی کا معاہدہ کر لیا ہے۔

جس خاندان کو قبل از جنگ تمام سامان خانگی بہم پہونچانے کے لئے ۱۴ شلنگ ہفتہ وار کمانے کی ضرورت تھی اب اس کو ۲۴ شلنگ کمانیکی ضرورت ہے۔

انڈین نیشنل کانگرس کے حال ہی کے جلسہ میں عنقریب ۵۰۰ مستورات حاضر تھیں پردہ نام کو بھی نہ تھا۔

اس کانگرس میں مسٹر سیسرو بنجی نیدو (بنگالی فاضلہ) نے ایکٹ اسلحہ کی منسوخی یا ترمیم کے ریزولیوشن کی تحریک کی۔

انڈین سنڈے سکول یونین کے فنڈ کی رقم جو اس نے بلجیم کے بچوں کے لئے فراہم کیا ہے ۱۲۵۱۴ روپیہ تک پہونچ گئی ہے۔

یہ فنڈ ۱۵ فروری ۱۹۱۷ء تک کھلا رہیگا فیاضیان ہند کو بہت جلد چندہ اس میں بھیجنا چاہئے۔

ورلڈ سنڈے سکول ایسوسی ایشن نے بشپ ہارٹزل صاحب کو دعوت دی ہے کہ وہ جنگ کے بعد ہی فوراً محمدی ممالک میں تشریف لائیں تاکہ سنڈے سکول کے کام کے لئے وہاں کے حالات اور موقعوں کا معائنہ کریں۔

خبر ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کا انگریزی اخبار انڈین کرسچن میسنجر از سر نو جاری ہونیوالا ہے متشکر ہے۔

اس کے ایڈیٹر مراد آباد کے مسٹر تھائیل جارڈن جو گذشتہ سال کوکب ہند کے ایسوسی ایٹ ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔

این ایم ایس کا کل چندہ جنوری ۱۹۱۶ء سے دسمبر تک ۱۳۸۸۷ روپیہ ۱۰ آنہ ۱ پائی ہے۔

مدراس کی تاڑی کی دوکانوں پر ۴۵۰۰۰ مرد عورت اور جوان اس نشہ کی چیز کے استعمال کے لئے ہر روز آتے ہیں۔

باوجود اس قدر بہت سی ٹمپرنس سوسائیٹیوں اور مصلحین کی لگاتار کوششوں کے بھی ہندوستان میں شراب کی فروختگی زیادہ رہی۔

امرتسر میں شراب کی دوکانیں شہر سے باہر کردی گئی ہیں۔

لندن ۲۴ جنوری۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم کرسچیانا لکھتا ہے کہ جرمنی بلجیم کے بہت سے لوازمات خانگی خصوصاً متمول آدمیوں کے گھروں کے اسباب جبراً لے کر ناروے کے ہاتھ فروخت کر رہا ہے۔

تاربرقیات

لنڈن ۲۲ جنوری - سیرتھ پر بلگنس کے سخت حملہ کرنے سے جنگ پھر شروع ہو گئی ہے - دریا کے زیرین حصّہ پر جو دلدلیں ہیں اُن سے ایک ناقابل گذر سد راہ ہو گئی ہیں - مگر دریائے سیرتھ اور ڈونیو کے مقام اتصال سے عنقریب ۲۵ میل پرے شمالی کنارہ و فنڈینی کا نہایت مضبوط مورچہ اور خاص پل واقعہ ہے - روسیوں نے ایک حملہ کی پیش بینی کر کے پہلے ہی سے پیشقدمی کرنے کی کوشش کی تھی - مگر کامیاب نہ ہوئے - جرمنوں نے جبرانسی پر قبضہ کر لیا ہے - اور جنوبی کنارہ پر پیشقدمی کا پل ہے - جس سے روسیوں کی پوزیشن قدرے کمزور ہو گئی ہے - مگر جرمن ابھی تک دریائے سیرتھ سے پار نہیں ہوئے - اگر وہ اس دریا سے عبور کر گئے تو گلٹز کے لئے یہ بڑا بھاری خطرہ ہوگا -

لنڈن ۲۲ جنوری - ایک روسی مراسلہ مخبر ہے کہ کوریل کی سمت میں دشمن نے جارحانہ حملے شروع کئے ہیں - اور روڈ کمپنی سکالا کی جنوب کی خندقوں میں داخل ہو گئے - مگر ہماری محفوظ فوج نے اُن کو نکال دیا -

آئسنزو کی وادی میں دشمن کی پیشقدمی کی کوششیں ناکام ہو گئیں - ہماری بحری سرنگوں نے ڈاسفورس میں دشمن کے ایک سٹیمر اور دو جہازوں کو غرق کر دیا -

مشرقی افریقہ میں کامیابیاں -

لنڈن ۲۲ جنوری - ایک مشرقی افریقی مراسلہ میں مرقوم ہے - کہ زیرین روپنگی اور وُلٹا میں دشمن کو گھیر لینے میں جو کالم فوجوں کے مشغول ہیں انہوں نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے - ہم مبا اور موہمبا واقعہ وُلٹا میں داخل ہو گئے - اور ہم نے دشمن کو کیکا گمبر کے جنوب کی طرف بھگا دیا - جنرل نارتھی کے دستوں نے دشمن سے پرلیمی میں ہتھیار ڈلوا دیئے - اور اب بینگے کی جانب دشمن کا تعاقب کر رہے ہیں -

جنگی سامان کے کارخانہ میں آتشزدگی

لنڈن ۲۲ جنوری - ہاؤس آف کامنس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر اڈیسن نے کہا کہ اس حادثہ کے متعلق نہایت دقیق تحقیقات ہو رہی ہے - اور آئندہ کے احتیاط کے لئے بلاتذبذب تجاویز کی جائیں گی - اس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ خطرہ کا کوئی موقعہ نہیں ہے - اگرچہ آتشزدگی سے تاحال حادثات ہوتے رہے - مگر پھر بھی گوداموں سے کچھ نقصان تاحال نہیں ہوا -

لنڈن ۲۲ جنوری سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ لنڈن کے کارخانہ سامان جنگ میں جو حادثہ ہوا ہے اُس میں زخمیوں اور اُن لوگوں کی امداد کے لئے جن کے لواحقین اس حادثہ میں فوت ہو گئے ہیں ملکہ معظمہ نے ۲۵۰ پونڈ ملکہ نے ۱۰۰ پونڈ اور ملکہ الگزنڈرا نے ۱۰۰ پونڈ دیا ہے - ملک معظم نے ہسپتالوں سے مجروحین کی حالت کی مزید تحقیقات کی ہے - اور ملکہ الگزنڈرا نے ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے -

لنڈن ۲۳ جنوری - وزیر سامان جنگ کہتا ہے کہ لنڈن کے کارخانہ سامان جنگ میں جو دھماکہ ہوا ہے اُس میں ۴۴ مرد اور ۱۰ عورتیں اور ۴ بچے ہلاک ہو گئے - ۲۰۰ اشخاص سخت مجروح ہیں - اور ۳۰۰ ۸۲۳ خفیف زخمی -

دو دن پر دشمن کی پسپائی -

لنڈن ۲۲ جنوری - فرانسیسی مراسلہ راوی ہے کہ دریائے میوز کے داہنے کنارے پر کاوریس جنگل کے شمال میں گذشتہ رات جرمنوں نے حملہ کیا - ہماری مشین توپوں اور توپخانوں نے حملوں کو دو دفعہ شکست کر دیا - اور ہم اپنے تمام محاذ پر قائم رہے - پیپر پہاڑی کے قطعہ دائرہ میں رات کے وقت خوب گولہ باری ہوتی رہی -

لنڈن ۲۲ جنوری - اسغب کا فیلڈ مارشل جنرل ہیگ کا مراسلہ مظہر ہے - کہ اراس کے شمال کی طرف اور پلوگسٹیر جنگل کے شمال مشرق کی جانب دشمن نے جو یورشیں کیں وہ ناکام رہیں - گرانڈکورٹ نیوویل - سینٹ واسٹ - فاؤکوئیسرٹ اور وٹسچیٹ کے گردونواح میں ہم نے جنگ کرتے ہوئے بہت سے قیدی پکڑ لئے - اور اس کے مقابل کی قطاروں میں ہماری بھاری گولہ باری نے تصادم برپا کر دیا -

لنڈن ۲۳ جنوری - گذشتہ شب کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ دریائے میوز کے دہنے کناروں پر ٹالومنٹ اور کاوریس کے جنگل کے قطعہ دائرہ اور واسپز واقعہ علاقہ چیلیٹ میں سخت گولہ باری ہو رہی تھی -

ایک فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ آئیس اور آئسن کے درمیان پرجوش گولہ باری ہوتی رہی - دشمن کے دو ہوائی جہاز نیچے اتار لئے گئے -

لنڈن ۲۲ جنوری - وار کیبنیٹ نے لارڈ ڈربی کو ہدایت دی ہے کہ اُن تمام لڑکوں کو جن کی عمر ۱۸ برس کی ہو بھرتی کرنا اور ہوم ڈیفنس میں تربیت کرنا چاہئے تا وقتیکہ وہ ۱۹ برس کی عمر تک پہنچ جائیں - اس کے اُن لڑکوں کو جو اعلیٰ درجہ کے ہنر مند انجنیئرنگ تجارت میں تعلیم پا رہے ہیں - اور جو جہازوں کے کارخانوں اور





ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی خاطر جنگ

ہندوستان کی پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کی ایونجلسٹک کمیٹی ۲۰ دسمبر ۱۹۱۶ء کو اجمیر میں فراہم ہوئی اور اُس نے اس انجیلی معرکہ کے لئے کئی ایک مفید اور ضروری باتوں پر غور اور فیصلہ کیا۔ اور سب سے پہلے اسباب پر زور دیا کہ اُس انجیلی معرکہ کے لئے جس کی ۱۵ فروری سے ابتدا ہوگی اُس کی تمام تجاویز اور کوششوں کے واسطے ہر جگہ خاص طور پر اور ایک دل ہو کر دعائیں مانگی جائیں۔ اور دعائیہ حلقہ مقرر کیا جائے جس میں اُن ایام کے اندر بڑے الحاح کے ساتھ دعا کیجئے جو ۱۱ فروری کے اتوار سے ۱۵ فروری تک پڑینگے۔ اگر ہر ایک مسیحی مسیح کا وفادار اور دیانتدار گواہ بنے تو وہ ہندوستان کو مسیح کے پاس مستقل طور پر کھینچ کر لا سکتا ہے۔ ڈاکٹر ولسن صاحب جو اس کمیٹی کے میر مجلس تھے وہ مسز ولسن صاحبہ کی سخت بیماری کی وجہ سے مستعفی ہو کر فوراً ولایت چلے جانے پر مجبور ہوئے ہیں اور اُن کی بجائے پادری اے جی میکگاؤ صاحب میر مجلس منتخب ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ولسن اور پادری جے این فوربس صاحب کے بجائے جو ہر دو ولایت (امریکہ) جانے والے ہیں مسیسرز جے۔ ایم۔ مکفیل ایم۔ ڈی اور ڈی بی [illegible] مقرر ہوئے ہیں۔ کمپین نمبر ۱ کے [illegible] کی رپورٹ سے کہ انہوں نے اس کمپین کے متعلق بجٹ کا تہائی وصول کر لیا ہے۔ اور کامل اُمید ہے۔ کہ وہ بقایا بھی ان پریسبیٹیریز کی طرف سے جلد وصول ہو جائیگا۔ جنہوں نے اپنے اپنے حصّے کی رقوم تا حال ادا نہیں کی۔ اس انجیلی بشارت کی تحریک کے متعلق ضروری کتابوں کی فہرستیں بھی مقررہ کمیٹیوں نے تیار کر لی ہیں یعنی انگریزی فارسی اُردو۔ گجراتی۔ ہندی زبانوں میں۔ انگریزی اور اُردو زبانوں میں کتابوں کی فہرست تیار کرنیوالی کمیٹیوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی فہرستیں طبع کروالیں۔ اس کمیٹی کے چیرمین ڈاکٹر ولسن صاحب کی بجائے جو ہندی زبان میں فہرست تیار کرتی ہے۔ سہارنپور کے پادری بی بی رائے مقرر ہوئے ہیں۔ اس امر کا بھی فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ کہ جو کتاب مسٹر میکی صاحب نے تیار کی ہے۔ اُس کی ایک ہزار جلد طبع ہو جاوے اور اصل قیمت لاگت پر فروخت کیجائے۔ انگریزی کتابوں کا انتظام مسٹر میکی کے اور رومن اُردو کا انتظام مسٹر سمتھ صاحب کے تفویض ہیں ہر۔ فارسی اُردو ہندی گجراتی اور مرہٹی زبانوں کی کمیٹی سے سفارش کیگئی ہے۔ کہ وہ بھی مسٹر میکی صاحب کی کتاب کا ترجمہ اپنی اپنی زبانوں میں کروالیں۔ سنٹرل کمیٹی وعدہ کرتی ہے۔ کہ ۵۰۰ جلدوں تک کی نصف لاگت وہ خود بطور امداد دے گی۔ ڈاکٹر ولسن کی کتاب جو مسیح کی شخصیت اور کام کی بابت تصنیف کی گئی ہے۔ وہ منظور کر لی گئی ہے اور انتظام کیا گیا ہے کہ اُس کی ایک جلد ہر مسیحی اخبار میں مسلسل شایع ہونے کے لئے بھیجی جاوے۔ اُن کے علاوہ اور بھی کتابیں شایع ہوئی ہیں۔ اور ہر جگہ بہم پہنچائی جا سکتی ہیں۔ مگر اُن تمام کی فہرست دینا اور بیان کرنا اس مختصر میں محال ہے۔

کمیٹی نے ۱۵ سے ۲۲ فروری تک ہفتہ کو اس معرکہ کے لئے مخصوص کیا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ یہ کام سارے سال تک برابر جاری رہے مسیسرز میکی۔ جان فوربس اور جانوئیر صاحبان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس معرکہ کے استعمال کے لئے پیغامات کے خاکے تیار کریں ایک تو شہر کے لئے دوسرا دیہات کے لئے

ایونجلسٹک کمپین کے متعلق کتابیں وغیرہ کہاں سے مل سکتی ہیں؟ (اس انجیلی تحریک عامہ کے متعلق)

ذیل کی کتابیں اور رسالے فارسی اُردو میں مسٹر ڈبلیو جے میکی نولکھا لاہور اور مسٹر سمتھ صاحب سکنہ فتحپور (سی پی) انگریزی زبان میں پادری میکگاؤ صاحب مقیم ایٹہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ وہ کتابیں اور رسالہ یہ ہیں۔

کال ٹو پریئر (دعا کے لئے بلاہٹ) پریئر سائکل (دعائیہ حلقہ) ٹاپکس فار پریئر میٹنگس (دعائیہ جلسوں کے لئے مضامین) ہینڈ بک آف سجیسشنس فار دی کمپین (اس معرکہ کے لئے تجاویز کا مجموعہ) ڈیکلیریشن کارڈز (کارندوں کے وعدوں کے کارڈ) ایچ وَن ٹیچ وَن (ہر ایک آدمی ہر ایک کو تعلیم دے) انڈیا فار کرائسٹ (کنونشن کارڈ) (ہند مسیح کیلئے) سٹیٹسٹکل کارڈ (اعداد و شمار کے کارڈ) انکوائررز کارڈ (متلاشیوں کے کارڈ) ڈسیژن کارڈ (فیصلہ کے کارڈ) ہم بکس (گیتوں کی کتابیں) ٹیکسٹس فار فائنل پریپریشن (آخری تیاری کے اشارات) کمپین بلیٹین سجیسشنس فار پرسنل ورکرز (شخصی کارندوں کے لئے تجاویز) رکمنڈڈ لسٹ آف لٹریچر۔ سجیسٹڈ ایونجلسٹک میسیجز فار سٹی اینڈ ویلیج آڈینسیز (شہری اور دیہاتی سامعین کے مجوزہ انجیلی پیغامات)

بلجیم کے فاقہ کش بچوں کے لئے چندہ

} انڈیا سنڈے سکول یونین کا فنڈ بلجیم کے بچوں کے لئے

یہ فنڈ جو سنڈے سکول کے ممبران سے بطور بڑے دن کے عطیات کے وصول ہوا ہے۔ اب ۱۲۵۱۴ روپیہ تک بلکہ اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔ اور ابھی تک ہندوستان برما اور سیلون کے دور دراز حصوں سے متواتر آرہا ہے۔ جو خطوط ان عطیات کے ہمراہ آئے ہیں بڑے دلچسپ اور مسرت بخش اور حوصلہ افزا ہیں۔ یہ عطیات نہ صرف مسیحیوں ہی کی بلکہ غیر مسیحیوں کی جانب سے بھی وصول ہوتے رہے ہیں۔ اور اگرچہ یہ اپیل صرف سنڈے سکولوں ہی کے ممبران سے کیگئی تھی تو بھی بہت سے خاندانوں جماعتوں۔ ضیافتوں کی پارٹیوں جذامخانوں صنعت وحرفت کے کارخانوں۔ جرائم پیشہ فرقوں۔ ہوٹلوں اور ڈاک بنگلوں میں اترنے والوں۔ ڈے سکولوں کے مدرسوں اور طلباء۔ کالج کے طلباء۔ بائیبل کلاسوں وغیرہ وغیرہ مختلف جماعتوں اور سوسائٹیوں کیطرف سے اس کا جواب باصواب آرہا ہے ہمدردی اور خود انکاری کی یہ سب زندہ اور خوبصورت بے شمار مثالیں ہیں اگرچہ سنڈے سکول کے ممبران بہت ہی غریب ہیں۔ تو بھی عطیات غیر معمولی طور پر بہت بڑے ہیں۔ جو لوگ تاحال چندہ دینے یا فراہم کرنیکا انتظام نہیں کرینگے ان کے لئے یہ فنڈ ۱۵ فروری ۱۹۱۷ء تک کھلا رہیگا۔ لارڈ بیئر کی اپیل کے کاغذات اور رحم کے مغاشہ درخواست کرنے پر مفت بھیجے جاسکتے ہیں۔

یہ امر نہایت مسرت بخش ہے۔ کہ جس میڈیکل افیسر کی رپورٹ پر لارڈ بیئر صاحب موصوف نے اپیل کی ہے وہ امریکن پریسبیٹیرین مشن الہ آباد کے ڈاکٹر جے لوکس صاحب کے صاحبزادہ ہیں تمام خط و کتابت اور ترسیل زر بنام پادری سی آر پرچز صاحب جنرل سکرٹری انڈیا سنڈے سکول یونین جبلپور سی پی آنا چاہئیں۔

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائدہ اور آسانی کے لئے ہم ۲ فروری ۱۹۱۷ء کا اخبار ان صاحبوں کے نام جنکا چندہ بابت ۱۹۱۷ء وصول نہیں ہوا وی۔ پی بھیجیں گے وی پی بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بے عزتی نہیں بلکہ آسانی ہے۔ منی آرڈر کرانے کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاتی ہے۔ اس لئے جن صاحبان کی طرف سے سنہ ۱۹۱۷ء کا چندہ وصول نہ ہوگا ان اخبار بند کر دیا جائے گا۔

منیجر اخبار نور افشاں لودھیانہ

طلب مشورہ

} زید و ہندہ یہ دونوں میاں بیوی مسیحی ہو گئے

چند ماہ کے بعد پادری صاحب نے مسیحی مذہب کے مطابق شادی بھی کر دی۔ باوجودیکہ یہ دونوں بموجب شریعت محمدی شادی شدہ تھے۔ چونکہ ہندہ بوجہ مفارقت ماں باپ کے روتے روتے ضعیف وکمزور ہو گئی تھی۔ نیز جب سے وہ مسیحی ہوئی شوہر سے طریقہ محبتانہ بھی نہیں رکھتی تھی۔ مجبوراً آخر انجام زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو دلہن اس کے ماں باپ کے پاس روانہ کر دیا۔ وہاں جاکر عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا ہندہ مسلمان ہو گئی۔ اسی اثنا میں زید دو مرتبہ ہندہ کو لانے کے لئے اس کے مکان گیا۔ لیکن ہندہ کا جواب یہ ہے کہ میں مسلمان ہو گئی لہذا زید سے میرا کچھ تعلق نہیں ہے۔ نہ وہ میرا خاوند ہے۔ اور نہ میں اس کی زوجہ ہوں۔ اب زید کا جانا بھی ہندہ کے مکان پر گویا اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ لہذا جمیع پادری صاحبان سے ملتجی ہوں کہ بذریعہ نور افشاں شایع فرماویں کہ ایسی صورت میں زید کو کیا کرنا چاہیے۔

خداوند مسیح کا شاہد حماد۔

یہ معاملہ عدالت کا ہے۔ ایکٹ شادیان مسیحیان میں طلاق قطعی ممنوع اور غیر مشروع ہے۔ مسیحی نکاح شدہ میاں بیوی میں سے کسی ایک کے غیر مسیحی ہو جانے یعنی تبدیل مذہب سے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ شرع محمدی ہے شرع مسیحی نہیں ہے۔ عدالت سے چارہ جوئی کرنا چاہیے۔ ایڈیٹر۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ مسٹر والٹر لانگ ۵۰ لاکھ ڈالر کے اس عطیہ کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے جو ہانگ کانگ سے جنگی مقاصد کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ رقم کچھ تو محصولات اراضی سے لی گئی ہے۔ اور کچھ ۳۰ لاکھ ڈالر کے مقامی قرضہ کے ذریعہ سے لی گئی ہے۔

نور افشاں کو نامہ ور سے فراموش نہ کیجیے۔

مذہب مطلق اور الہام

گزشتہ سے پیوستہ

الہام کی حقیقت

راقم نے پنڈت راجارام جی آدل چار شرطوں پر بحث کی اور باقی چھ چھوڑ دی ہیں۔ وہ چاروں ویدوں پر چسپاں نہیں ہوتیں۔ اس وجہ سے وہ مہمل ہیں۔ باقی چھ کی معقولیت سے ہمیں انکار نہیں مگر الہام کے ساتھ مذہب کے کہرانٹ مسائل وابستہ ہیں۔ یہ بنیادی مسائل کا سوال ہے۔ بالواسطہ خدا کی ذات اور اُس کی صفات کمالی بھی اسی سے وابستہ ہیں اس لئے اختصاراً الہام کی نوعیت پر بحث کرنا ضروری ہے۔

الہام عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی خدا کی طرف سے انسان کے دل میں کسی بات کا ڈالا جانا ہے۔ القا اور وحی اس کے ہم معنی الفاظ ہیں اصطلاحاً الہام سے مراد☆ مسلمانوں کا یہی خیال ہے کہ قرآن ایک بڑی کتاب کی نقل ہے جو بہشت میں ہمیشہ سے موجود چلی آتی ہے۔ عیسائی بائبل کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں وغیرہ وغیرہ آریہ یا ہندو ایشوری گیان (خدا کا علم) بولتے ہیں جس سے مراد خدا کا عطا کردہ علم ہے۔ انگریزی زبان میں لفظ "ریولیشن" استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنی انکشاف۔ اظہار۔ افشا وغیرہ ہیں۔ غرضیکہ مختلف محاورے اور الفاظ ہیں۔ لیکن آریہ سماجیوں مسلمانوں اور عیسائیوں کے تصورات الہام ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

آریہ کتابی الہام کے سوا اور کسی قسم کا الہام نہیں مانتے اُن کے نزدیک وید کے سوا اور کسی قسم کا الہام نہیں ہو سکتا پنڈت جی کے مضمون زیر بحث سے یہ دعوے آریہ سماج کا بخوبی ظاہر ہے۔ مسیحی تصدیق اس کے بالکل برعکس ہے۔ بائبل میں لکھا ہے۔

"اُس (خدا) نے اپنے کو بے گواہ نہیں چھوڑا"۔ (اعمال ۱۴: ۱۷) "اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادوں سے حصہ بحصہ ...... کلام کر کے اس آخری زمانہ میں ہم سے اپنے بیٹے کی معرفت کلام کیا"۔ (عبری ۱: ۱) اس سے ظاہر ہے کہ خدا نے اور قوموں کو اپنے علم سے قطعی محروم نہیں رکھا۔ اگر اور مذاہب میں وہ بھر بھی سچائی نہ ہوتی تو وہ دنیا میں ہرگز نہ پھیل سکتے گو مسیحی مذہب کا یہ دعوے ہے کہ مسیح یسوع کے وسیلہ سے خدا کا مکاشفہ کامل صورت میں ہوا ہے۔ عیسوی جامع اور بالغ تعلیم الہام مسیحی مذہب کے وسیلہ سے ظاہر ہوئی ہے۔ دیگر مذاہب میں نسبتاً ناتمام اور ادھوری ہے۔ اس ضروری تمہید کے بعد اب ہم ایشوری گیان کی نوعیت اور ماہیت پر بحث کرینگے۔ ہم اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ ایشوری گیان صرف تحریری یا کتابی ہی ہو سکتا ہے۔

معقولیات میں ایشوری گیان یا مکاشفہ الٰہی برہمانڈ (عالم) اور انسان کے وسیلہ سے ہوتا ہے موجودات عالم پر غور کرو۔ اس سے خدا کا علم حاصل ہوتا ہے۔ انسان کو جو موجودات عالم میں سے ایک ہے۔ دیکھو اس کی جسمانی۔ اخلاقی اور ذہنی حالتوں کو دیکھو۔ اُن سے خدا کا علم حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اُس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے برہمانڈ میں اور نیز انسان میں اپنے کو ظاہر کیا ہے۔ اول الذکر کی بابت بائبل میں لکھا ہے "آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہیں اور فضا اس کی دستکاری دکھاتی ہے ایک دن دوسرے دن سے باتیں کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے"۔ (زبور ۱۹ آیت ۱-۲) "یہ (خدا) وہ ہے جو زمین کے کنڈل پر بیٹھا ہے۔ ... جو آسمانوں کو پردے کی مانند تانتا ہے۔ اور انہیں تنبوؤں کی طرح سکونت کے لئے پھیلاتا ہے"۔ (یسعیاہ ۴۰: ۲۲) "اُس کی ان دیکھی صفتیں یعنی اُس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں"۔ (رومی ۱: ۲۰) ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ کائنات کے اندر کی اشیاء خدا کی صنعت ہیں۔ اور وہ صانع حقیقی کی ہستی کی مظہر اور اس کی حکمت اور قدرت کی نمائندہ اور ثناخواں ہیں اب امر دوم کی بابت سنو۔ یعنی انسان پر غور کرو۔ "جسے قدرت سے خدا کا علم حاصل ہے۔ جو کچھ خدا کی بابت معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ اُن کے باطن میں ظاہر ہے"۔ (رومی ۱: ۱۹) "جب وہ قومیں جو شریعت نہیں رکھتیں۔ اپنی طبیعت سے شریعت کے کام کرتی ہیں ... وہ شریعت کی باتیں اپنے دلوں پر لکھی ہوئی دکھاتی ہیں۔ اور اُن کا دل (ضمیر) بھی ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور اُن کے باہمی خیالات یا تو اُن پر الزام لگاتے ہیں یا انہیں معذور رکھتے ہیں"۔ (رومی ۲: ۱۴-۱۵) انسان کا ضمیر اور حاسہ اخلاق اور مذہب بھی خدا کی ذات و صفات پر شاہد ہیں۔ انسان کی طبعی اور اخلاقی فطرت اُس کی ہستی اور تاریخ اور نیز عالم اور اُس کے اندر کی اشیاء سے ایشوری گیان حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس کا مکاشفہ اُن کے اندر موجود ہے۔ اور اس کی قدرت۔ حکمت۔ دانائی اور دیگر خواص و صفات کو وہ نمایاں کرتی ہیں۔ تاریخ عالم سے انسان کی فطرت اور اس کی سیرت دیگر گوں ظاہر ہوتی ہے۔ تاریخ کے واقعات

☆ خدا کا علم کتابی صورت میں عیاں ہوا جیسے بقول پنڈت راجارام جی وید الہامی کتاب ہیں۔ مسلمان قرآن کو کلام اللہ قرار دیکر کہتے ہیں جو آنحضرت کے پاس آئی تھی۔

انسان کی اخلاقی فطرت کے نمائندہ ہیں۔ خوں ریزیاں عیاریاں۔ مکاریاں۔ ہوا و ہوس۔ کینہ۔ عداوت۔ تاریخی واقعات سے ظاہر ہیں۔ اور پھر اُس کی فیاضی نیکی۔ شرافت۔ بردباری اور اخلاقی اصول کی پابندی بھی عیاں ہوتی ہے۔ لیکن تاریخ دنیا کے اندر انتظام کبھی بھی ظاہر کرتی ہے۔ روزمرہ کے کاروبار سے ہمارے اخلاقی فرائض ابھر کر عیاں ہیں۔ جو انسان کی اصل فطرت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ انسان گرجا تا ایک حد تک خدا کو جانتا ہے کیونکہ وہ بھی عقیدہ کے رنگ خدا کی صورت پر بنا ہے۔ فطرت انسانی کے حقائق کا کما حقہ ادراک خدا کی ذات کے تصورات کا مبدا ہے اسی طرح عالم خلا کا علم انسان کو بہم پہنچاتا ہے فلکی تحقیقات سے ہمارا تصور عالم بہت وسیع ہو گیا جو خدا کی انتہا ظاہر نہیں ہوتی۔ اور ہر جگہ ستارے اور دیگر چیزیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ارضیات۔ کیمیات۔ طبیعیات وغیرہ علوم کی تحقیقات خدا کی قدرت کا مل حکمت بانچہ اور شان اور جلال ظاہر کرتی ہے پھر نظام عالم کی خوبی دیکھ کر تمام حقائق ایک عالمگیر قانون کے تابع ہیں۔ اس سے بھی خدا کا علم استخراج کیا جاتا ہے۔ مسیحی علمائے الٰہیات نے خدا کی ہستی ثابت کرنے کے لئے عالم اور موجودات۔ اور نیز انسان اور اُس کی فطرت سے چند دلائل استخراج کئے ہیں۔ جنہیں خاص مکاشفہ خدا کے شکر بھی ماننے کو تیار ہوتے ہیں۔ اور وہ اس استدلال کی معقولیت سے کبھی انکار نہیں کر سکتے۔ (۱) بنی آدم کا ایمان خدا احساس مذہب اور اخلاق اور ضمیر۔ نیز کرن اور جبلی احساس احتیاج باخبری کی شہادت (۲) علت العلل یعنی سلسلہ اسباب و نتائج سے استخراج نتائج (۳) حسن نظام عالم (۴) علت غائی۔ یعنی غایت الغایات سے استدلال نتائج۔ (۵) شعور اخلاقی (۶) احساس روحانی اور

زکاوت طبعی۔ جسے دینی حاسہ بھی پکارا جاتا ہے۔ پس اس بحث سے ثابت ہوا کہ مکاشفۂ خدا کسی خاص کتاب کی حد تک محدود نہیں ہے بلکہ کائنات۔ فطرت انسان موجودات کی عجیب و غریب ساخت۔ تاریخ عالم وغیرہ میں بھی خدا نے اپنے کو ظاہر کیا ہے۔ جب یہ کیفیت ہے۔ یعنی جب عقل سے انسان خدا کا علم موجودات کی ساخت اور اپنے اخلاقی جذبات اور روحانی تجربات سے حاصل کرنے پر قادر ہے۔ جیسے ویدین۔ اور جرودین اور سائنس کی تحقیقات سے اس قدر باتیں انسان نے دریافت کر لی ہیں۔ اور دن بدن کرتا جاتا ہے۔ تو پھر الہام کی کیا ضرورت ہے جو خدا نے انسان کو عقل ہی کیوں عطا کی جس کے وسیلہ سے وہ خدا کی بابت موجودات عالم کی ساخت سے اس قدر باتیں معلوم کر سکتا ہے؟ اگر اس نے تمام علوم و فنون ویدمیں الہام سے ظاہر کر دیئے ہیں۔ تو انسان کو عقل سلیم کیوں عطا کی؟ اس کو کوئی مصرف معلوم نہیں ہوتا؟ پنڈت راجا رام جی نے الہامی کتاب کی خصوصیات پر تو بحث کی۔ مگر ان ضروری باتوں کو نظرانداز کر گئے۔ جو ہماری سائیکالوجی اور سائنس اور فلسفہ سے عیاں ہوتی ہیں

مسیحی مذہب کا مسئلہ یہ ہے کہ جو باتیں انسان اپنی عقل سے خدا کی بابت معلوم نہ کر سکتا تھا لیکن جنکا علم اُس کی روحانی ترقی اور ابدی سرپاپتی کے لئے نہایت ضروری تھا خدا نے اس کا اسے خاص گیان دیا۔ موجودات اور نظام عالم سے خدا کی قدرت حکمت۔ الوہیت وغیرہ وغیرہ باتیں معلوم ہوتی ہیں لیکن انسان کے لئے خدا کے دل میں جو محبت ہے اور نیز خدا اور انسان کا خاص تعلق جو اُس کی روحانی اور اخلاقی فطرت سے بالواسطہ منتج ہوتا ہے وہ استخراج دلائل سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی بنا پر مسیحی مذہب کا یہ دعوےٰ ہے کہ خدا نے اپنا کامل مکاشفہ مسیح

یسوع کے وسیلہ سے دیا۔ جس نے خدا کو باپ اور انسان کو اس کا بیٹا قرار دیا۔ اور ایسے دعاوی پیش کئے جو اس سے پیشتر کسی رشی۔ مہاتما کسی بانی دین اور کسی نبی نے نہیں کئے۔ "ابتدا میں کلام تھا۔ کلام خدا کے ساتھ تھا۔ کلام خدا تھا۔ ساری چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں۔۔۔۔ اُس میں زندگی تھی۔ اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا۔" (یوحنا ۱:۱-۴) میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا۔ اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوا بیٹے کے اور اُس کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے۔ اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو۔ سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔" (متی ۱۱: ۲۷) "ابن آدم (مسیح) کو زمین پر گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار ہے۔" (متی ۹: ۶) آسمان اور زمین ٹل جائیگے مگر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔" (متی ۲۴: ۳۵) باپ کسی کی بھی عدالت نہیں کرتا۔ بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کر دیا ہے۔۔۔۔ جو بیٹے (مسیح) کی عزت نہیں کرتا۔ وہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا۔ جو میرا کلام سنتا۔ اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے۔" (یوحنا ۵: ۲۲-۲۴) میرے باپ کی یہ مرضی ہے کہ جو کوئی میرے بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی (اشوریراپتی) پائے" (یوحنا ۶: ۴۰) میں دنیا کا نور ہوں جو میری پیروی کریگا۔۔۔۔ وہ زندگی کا نور پائیگا" (یوحنا ۸: ۱۲) میں اور باپ ایک ہیں" (یوحنا ۱۰: ۳۰) راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آسکتا (یوحنا ۱۴: ۶) اپنے شاگرد فلپس کے ایک سوال کے جواب میں مسیح نے کہا "میں اتنی





مدت سے تمہارے ساتھ ہوں۔ کیا تو مجھے نہیں جانتا جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا" (یوحنا ۱۴: ۹، ۸) جو مجھ سے عداوت رکھتا ہے۔ وہ میرے باپ سے بھی عداوت رکھتا ہے" (یوحنا ۱۵: ۲۳) اپنے پیروؤں کے حق میں خدا باپ سے دعا کرتا ہوا مسیح کہتا ہے۔ تو نے بنا عالم کے پیشتر مجھ سے محبت رکھی (۱۷: ۲۴) اور بہت سی آیتیں نقل ہو سکتی ہیں۔ مگر ہمارے دعوے کے ثبوت کے لئے یہی بس ہیں۔

اب مکاشفہ اور مشہوری گیان کی ماہیت ظاہر ہو گئی اور بائیبل سے اس کی بابت ثبوت بھی دیا گیا۔ مسیح خدا باپ کا سب سے کامل مکاشفہ ہے۔ اِس کے وسیلہ سے نش پاتر کا ادھار ہوتا ہے۔ اور اُس کے دعاوی نہایت شاندار۔ اور ایسے ہیں کہ اُن پر ضرور غور کرنا چاہئے۔ تجربہ روحانی اس کی تائید کرتا ہے۔ جو انسان مسیح کو سچے دل سے اپنا مکتی داتا قبول کرتا ہے۔ اُسے الٰہی قوت ملتی ہے۔ جس کے وسیلہ سے وہ خدا کی پاک مرضی پر چلتا اور راستی اور ایمان کی زندگی بسر کرتا ہے جیسے دوا کی تاثیر کھانے سے معلوم ہوتی ہے۔ اُسی طرح یہ مکتی یسوع کا سچا بھگت پوتر آتما (روح القدس) کے وسیلہ سے حاصل کرتا ہے۔ جو ایمان لانے کے ساتھ ملتا ہے۔ اور فقط اسی وسیلہ سے مسیح پاپیوں کو پاپ سے نجات دلاتا اور پرمیشور پتا سے میل کراتا اور اُسے اننت جیون دیتا ہے۔ پوتر آتما کا وعدہ ہر شخص کے ساتھ ہے یعنی جب مسیح پر ایمان لاؤ تو اُس وقت ملتا ہے۔

اب الہام یا مکاشفہ الٰہی کی بابت چند ضروری باتیں درج کرنا ضروری ہے (۱) جیسے خدا کی اور نعمتیں اور بخششیں تمام جہان کے لئے ہیں۔ اُسی طرح اس کا الہام بھی عالمگیر ہو۔ اُس میں کسی کی رو رعایت نہ ہو سب چھوٹے بڑے شودر۔ اور برہمن بادشاہ اور کسان سب آدمیوں کے لئے یکساں ہو جیسے ہوا۔ دھوپ۔ زندگی وغیرہ نعمتیں سب کو بلا امتیاز حاصل ہیں۔ اُسی طرح مکاشفہ الٰہی سب انسانوں کی دسترس کے اندر ہو۔ جبھی تو سب خدا کی قربت حاصل رکھ سکتے ہیں (۲) جیسے کائینات کے اندر ہر بات میں علت خالق نظر آتی ہے۔ اسی طرح مکاشفہ ربانی بھی اسی الٰہی خوبی سے بہرہ یاب ہو۔ کیا معنی کہ اس سے انسان کی روحانی خواہشات کا مطالبہ اور اخلاقی ضروریات کا اقتضا پورا ہو۔ الہام انسان کی مفطری فطرت کی تمناؤں کے موافق ہو فطرت انسانی ایک ہے۔ اور اُس کی سب سے بڑی ضرورت بھی ایک ہے۔ اس لئے اُسے پورا کرنے کا عالمگیر علاج ایک ہو (۳) مکاشفہ کی باتیں معجزہ اور بعید الفہم نہیں ہونا چاہئیں۔ جنہیں صرف چند ذہین آدمی ہی سمجھ سکتے ہوں۔ بلکہ سب کے فہم کے مطابق ہو۔ یہ باتیں مسیحی مذہب میں پوری ہوتی ہیں۔ ہم ان تینوں باتوں کی تشریح آئندہ کے لئے اُٹھا رکھتے ہیں۔ جبکہ ہم بائیبل کو الہامی اور مسیحی مذہب کی ربانی ابتدا پر بسط سے بحث کریں گے۔ سردست دعویٰ ہی کی صورت میں پیش کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔

مسیحی مذہب کامل اور عالمگیر ہے

کامل مذہب کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس سے مراد وہ دھرم ہے جس کی اصل الٰہی ہو۔ اور اس لحاظ سے عالمگیر ہو۔ اور تمام بنی آدم کی روحانی اور اخلاقی بہتری کا وسیلہ واحد بہم پہنچاتا ہو۔ ہم عالمگیر اور کامل مذہب کی چند بڑی خصوصیات ظاہر کئے دیتے ہیں۔ تاکہ ناظرین غور کریں۔ اور تشریح اگلے مضمون کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔ (۱) کامل مذہب عالمگیر مذہب ہوتا ہو تمام جہان کے لئے اُس کی تعلیمات عالمگیر ہوں اس کی سب سے بڑی خوبی انسان کی روحانی اور اخلاقی ضروریات پورا کرنے کی معنوی قابلیت ہو۔ اُس کے ماننے والوں کا شمار سب سے زیادہ ہو۔ یہ اُس کی ایک ادنیٰ خوبی ہے مگر سب سے بڑی خوبی خدا۔ انسان ظرف و زماں کے تعلقات میں اُس کی عمومیت عیاں ہوں۔ (۲) کامل مذہب کے تعلقہ خدا ایسی ہی ہمہ گیری ہو۔ اُس کے رو سے خدا ازلی غیر محدود۔ ظرف و زماں کے قیود سے بالاتر۔ پوتر۔ صاحب شخصیت۔ قابل ادراک اور علیم کل۔ قادر مطلق۔ سب چیزوں کا خالق دلوں کے بھید جاننے والا ہو اور تمام عالم اُس کے تابع ہوں۔ سب آدمی اُس کے سامنے یکساں ہوں۔ اور سب کی بہتری کا اسے مساوی خیال اور پیار ہو۔ اور اُس کی ازلی محبت کے اثر سے فیضیاب ہوں (۳) کامل مذہب ظرف و زماں کے قیود سے باہر ہو۔ یعنی اُس کے اصول کسی خاص زمانہ یا ملک سے تعلق نہ رکھتے ہوں بلکہ سب صدیوں اور ملکوں کے لئے ہوں۔ اُس کی سچائی خدا کی ازلی ہستی کا فرد لازمی ہو۔ اور اُس کی مانند ہمیشہ رہنے والی ہو۔ اس کا پیام سب قومیں اپنے اپنے لئے سمجھیں (۴) کامل مذہب کا ساجک آدرش (منتہائے مقصد تمدنی) اس کی عمومیت کے مناسب ہونا چاہئے۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انسان کی قدر و قیمت وسیع ترین نہ ہو۔ کامل مذہب کے رو سے فرد واحد کے (نہ کہ کسی خاص ذات یا فرقہ یا طبقہ کے) جملہ حقوق اعلےٰ سے اعلےٰ ہوں۔ جو مذہب ایک گروہ کے حقوق سب پر فضیلت ٹھہراتا ہے۔ وہ عالمگیر او-

کامل نہیں ہوسکتا۔ عالمگیر مذہب کا محرک اصلی برادرانہ محبت ہے۔ (۵) کامل مذہب کی ایک بڑی یہ خصوصیت ہو کہ وہ عقل انسانی اور صحیح علم کے ساتھ مطابقت کھائے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ علمی تحقیقات کے سیلاب کے سامنے وہ مذہب کوہ کی لاٹھ کی طرح کھڑا رہے۔ اہل علم نے حقایق اور واقعات کی تحقیقات کے لئے طریقۂ استقراء اور استدلال اور واقعات تاریخ مقرر کر رکھا ہے۔ ہر ایک تحریر اور ہر ایک عقیدہ اور تمام رسوم اور عقاید اور مذاہب کے اختیارات و احکام اُس کے تابع کئے جاتے ہیں۔ اور اس شاندار معیار کے رو سے مسیحی مذہب ہی عالمگیر مذہب ٹھہرتا ہے۔ اور کامل بھی ہے۔

نیاز مند۔ جے۔ آر۔ رائے۔ لاہور

کیلاش کی یاترا

میں ہندوستان کے ۲۵ شہروں میں جہاں جہاں سے دعوتیں ملی تھیں بشارتی دورہ کر چکا اور ابھی کئی ایک اور جلسوں اور شہروں میں بلاہٹ ہے۔ امید ہے کہ اگر خدا کی مرضی ہوئی ہو تو مارچ کے آخر تک یہ دورہ ختم ہو جائیگا۔ اور اپریل میں پہاڑوں کا دورہ شروع کرونگا۔ اور اُن صاحبان کی خدمت میں جو کیلاش کی طرف جانا چاہیں وہ راہ پیشتر ہی اطلاع دیجاتی ہے۔ تاکہ پورے طور سے تیاری کریں۔ مجھے یقین ہے کہ جو کوئی جائیگا وہ کیلاش تو سہی مہرشی سے بغیر برکت پائے نہ آئیگا۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم یہ سفر فایدہ اور دلچسپی سے تو ہرگز خالی نہ ہوگا۔ تیسرے ہر ایک کی دلی حالت اور ایمان پر موقوف ہے۔ اور اگرچہ اشخاص ہندو مسلمانوں اور انگریزوں میں سے بھی تیار ہو جائیں تو اور بھی اچھا ہوگا۔ تاکہ ہر قسم کے آدمیوں کے شکوک رفع ہو جائیں۔ اور سب کو روحانی فایدہ پہونچے۔ اور جو صاحب اپنے ساتھ کچھ سامان لیجانا چاہیں تو ان کو قلی وغیرہ یہیں سے اپنے ہمراہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ کیلاش کی طرف تو قلیوں کا ملنا محال ہے۔ اور نہ ہی اس طرف کوئی دوکان وغیرہ ملیگی۔ بدری ناتھ کی طرف جانے والوں کے لئے تو آسان ہے۔ کیونکہ رشی کیش سے سرینگر۔ رودر پریاگ۔ کرن پریاگ۔ نند پریاگ جوشی مٹھ اور بدری ناتھ تک جاتریوں کے لئے رستہ بنا ہے۔ اور جا بجا سڑک پر دوکانیں بھی ہیں۔ مگر کیلاش کے لئے نہ تو سڑک ہے اور نہ خوراک وغیرہ کا کوئی انتظام ہے۔ ندی نالوں اور گھاٹیوں میں ہو کر جانا پڑتا ہے۔ رستہ میں ہر طرح کی تکلیف اور مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ یہ پہلے ہی جتائے دیتا ہوں تاکہ کوئی صاحب رستہ میں مجھے یہ نہ کہہ کر ڑائے کہ پہلے کیوں نہ بتایا۔ اور جو صاحبان جانا چاہتے ہیں یا کچھ زیادہ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو مجھ سے اس پتہ پر خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ معرفت مسٹر اے زبیر بی۔ اے سینٹ جانس کرسچن ہوسٹل آگرہ۔ اور اگرچہ میرا کوئی خاص پتہ یا ٹھکانہ نہیں۔ لیکن جہاں کہیں میں جاؤنگا مسٹر زبیر اسی پتہ پر خط روانہ کرتے رہیں گے۔ اور ہیں البتہ جواب ملنے میں دیر تو ضرور ہوگی مگر کوئی دقت پیش نہ آئیگی۔ الراقم۔

آپ کا خادم۔ فقیر حقیر سندر سنگھ۔

اسیسی کا سینٹ فرانسس

گزشتہ سے پیوستہ

جب وہ جاتے تھے فرانسس زور سے خدا کی تعریف گاتا تھا۔ کیونکہ وہ مقدس مفلسی کے نو یافتہ خزانے سے بہت خوش تھا۔ اُس نے پہلے ہی رویا کے طور پہ آدمیوں کی ایک بڑی جماعت کو دیکھا تھا جو سب ملکوں سے آرہے ہیں اور لیڈی مفلسی کے نائب ہیں جو مسیح کی خدمت کے لئے قسم کھا چکے ہیں۔ اور وعدہ کر چکے ہیں کہ دنیا بھر میں آدمیوں کی روحوں کی تلاش میں پھرینگے۔

اس طرح سوچتے ہوئے اُس نے مہنت گائلس سے کہا بیٹا ہمارا مذہب اُس ماہی گیر کی مانند ہوگا جو پانی میں جال ڈال کر بہت سی مچھلیاں پکڑتا ہے۔ اور بڑی بڑی رکھ کر چھوٹیوں کو پانی میں چھوڑ دیتا ہے۔" مہنت گائلس نے اس پیشینگوئی پر تعجب کیا۔ کیونکہ اس وقت تک اس خدمت میں صرف تین مہنت اور فرانسس تھے۔ ابھی تک فرانسس اعلانیہ لوگوں کو منادی نہ کرتا تھا لیکن وہ آدمیوں اور عورتوں کو سمجھاتا اور سمجھاتا تھا اور وہ سادگی اور محبت سے یہ کہتا ہوا رستہ چلتا تھا کہ خدا سے محبت اور خوف رکھو۔ اور اپنے گناہوں کے لئے واجب توبہ کرو۔ اور مہنت گائلس کہا کرتا تھا کہ جو میرا روحانی باپ تمہیں کہتا ہے کرو کیونکہ وہ بہت خوب کہتا ہے۔" اور شاید تمام خادموں میں سے کوئی ایسا سادہ اور بے ریا نہ ظاہر ہوا جیسا مہنت گائلس۔

اور دوسرے جو یہ سنتے تھے کہتے تھے۔ کہ یہ آدمی کون ہیں۔ اور یہ الفاظ جو وے بولتے ہیں کس قسم کے ہیں؟ کیونکہ اس وقت خدا کا پیار اور اُس کی محبت قریباً معدوم ہو گئی تھی۔ اور توبہ کی راہ نہ صرف نامعلوم تھی بلکہ بے وقوفی گنی جاتی تھی۔ کیونکہ جسم کی نفسانیت دنیا کی طمع اور زندگی کا غرور اس مضبوطی سے پھیل گیا تھا۔ کہ تمام دنیا اُن منحوس برائیوں کی مغلوب معلوم ہوتی

تھی۔ اب جب فرانسس اور گامس اُس صوبہ کے چاروں طرف سفر کر چکے وہ سینٹ میری آف دی اینجلس کو واپس آگئے۔

اور چند ایام گزرنے کے بعد اُن کے پاس اسیسی کے تین آدمی اور آئے اور مبارک فرانسس سے منت کی کہ ہمیں بھائیوں میں شامل کر لو اور اس نے انہیں عاجزی اور مہربانی سے شامل کر لیا۔ لیکن جب شہر سے خیرات مانگ رہے تھے تو شاید مشکل سے اُنہیں کسی نے کچھ دیا۔ بلکہ اُن پر ملامت کر کے کہتے تھے کہ اُنہوں نے اپنا مال اس غرض سے ترک کر دیا ہے۔ کہ اور آدمیوں کا مال کھا جائیں۔

تب اسیسی کے بشپ نے جس کے پاس یہ مرد خدا اکثر صلاح کے لئے جایا کرتا تھا اُسے مہربانی سے بلایا اور اُس سے کہا مجھے تمہاری زندگی سخت اور مشکل معلوم ہوتی ہے کہ دنیا میں کچھ چیز تمہارے پاس نہیں ہے۔ اُس کو یہ مقدس آدمی جواب دیتا ہے۔ میرے صاحب۔ اگر ہم کو مال رکھنا ضروری ہو تو ہمیں اپنی حفاظت کے لئے ہتھیاروں کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ وہاں سے جھگڑے اور مقدمے بازیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اسی سبب سے خدا کی اور اپنے پڑوسیوں کی محبت میں اکثر رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ اس دنیا میں ہم کوئی دنیاوی چیز نہ رکھیں۔

اور پیسہ کے بارے میں وہ کہا کرتا تھا کہ ہم جنہوں نے سب کچھ چھوڑ دیا ہے خبردار رہیں ایسا نہ ہو کہ ایسی ادنیٰ شے کے واسطے ہم خدا کی بادشاہت کو کھو بیٹھیں۔ اور اگر ہم کو کسی جگہ پیسہ ملے تو ہم اُس کی مٹی سے زیادہ جسے ہم اپنے پاؤں کے نیچے روندتے ہیں کچھ قدر نہ کریں۔

دریافت

پرخار وادیوں میں کب سے بھٹک رہا ہوں
وحشت و جہل میں کب سے سر کو پٹک رہا ہوں
دل میں کسی کے غم کا کانٹا کھٹک رہا ہو۔

زنجیر تیرے در کی تھامے لٹک رہا ہوں
ہے تیرگی گنبد کی بے حد ٹھٹک رہا ہوں
سینے میں ناتوانی سے دم اٹک رہا ہے۔
کہتا ہوں۔ واہ تیری ناچار کی جھڑپے
مرتا ہوں اے مسیحا بیمار کی خبر لے

ظاہر ہوتا ہے کہ ایک شیدائے زار وحشت و جہل کی پرخار وادیوں میں بھٹک کر سر کو پٹکتا پھرتا ہے۔ پھر ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ وہ وحشت و جہل میں در محبوب کی زنجیر کہاں سے پکڑ کر لٹک گیا جس حال کہ وہ وادیاں خار میں آوارہ اور سرگرداں ہے۔ اور یہ بھی بعید از قیاس ہے کہ جب عاشق زار در محبوب تک پہونچ گیا بلکہ زنجیر پکڑ کر لٹک گیا پھر بھی اس کے دل میں غم کا کانٹا کھٹکتا ہی رہا۔ اور نہ ابھی اُسے تسلی نہ ہوئی۔ ہم نے اس بند کو بار بار پڑھا ہے مگر مصرعہ

زنجیر تیرے در کی تھامے لٹک رہا ہوں

کی مناسبت بند میں قطعی نہیں ملتی ہے۔ اور نہ مصرعہ کے معنی بند میں دوسرے مصرعوں کے ساتھ چسپاں ہوتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مصرعہ

زنجیر تیرے در کی تھامے لٹک رہا ہوں

پر بہت طرح سے بحث ہو سکتی ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ اس مصرعہ نے سارے بند کی شان بگاڑ دی ہے کاش کہ مولف اس کو بدل دیتا اور مصرعہ کی شان کو پبلک کی نظروں میں کم نہ ہونے کا موقع ہاتھ سے نہ دیتا۔ اگر یہ بات ملحوظ خاطر کی جائے کہ انسان نسیان کا پتلا ہو غلطی کا ہونا ضروری ہے تو تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ کہاں۔

معاذ اللہ کون مان سکتا ہے کہ ایک ناتوان عاشق زنجیر پکڑ کر لٹک جائے اور لٹکا ہی رہے۔ اور نہ تھکے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ زنجیر پکڑ کر لٹکنے کی کیا ضرورت ہے اور لٹکنے سے کیا مراد حاصل ہوتی ہے میں نہیں جانتا کہ کسی شاعر نے آج تک زنجیر پکڑ کر لٹکنا لکھا ہو اگر لکھا ہے تو سند پیش کیا جاوے ورنہ غلطی مان لینا بعید از عقل نہیں۔ قدرشناس احسان کے سوا زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ اگر از روئے دوستی اُنکو سمجھایا جاوے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:-

کاش گھر کے ترے نزدیک مرا گھر ہوتا
تو نہ آتا تیری آواز تو آیا کرتی۔

سچ ہے کہ جب کسی عاشق زار کو اپنے محبوب کے در تک رسائی ہو جاتی ہے۔ تو اُس کے دل میں کیسے کیسے ارمان اُٹھتے ہیں اور اس کا سارا رنج والم خوشی اور امید سے بدل جاتا ہے۔ مندرجہ بالا شعر کیسا درد بھرا ہے۔ عاشق آرزو کرتا ہے کہ کاش مرا گھر میرے معشوق کے گھر کے نزدیک ہوتا۔ کہ میں اُس کی آواز ہی سنکر دل کو تسکین دیتا۔ در تک رسائی ہونا اور زنجیر پکڑ کر لٹک جانا تو بہت بڑی بات ہے۔ یعنی اُس کو تو دیدار کا موقعہ ملنے کی توقع ہو گئی۔ پھر ضرور ہے کہ وہ امید کی خوشیوں میں سب شکایتیں بھول جاتا مگر مندرجہ بالا بند میں تو عاشق کو وہی بے چینی ہے جو وحشت و جہل میں تھی۔ زنجیر پکڑ کر لٹکنے سے کچھ بھی تسلی نہ ہوئی۔ حضرت رضوان حسان الہند مرحوم جانشین غالب مرحوم لکھتے ہیں

کیے سجدے جو سنگ آستان شاہ پر میں نے
خط تقدیر پر ہو ہو گئی لوح جبیں صدقہ



دیکھئے کیا شان ہے۔ خبر خود بخود اپنا مطلب ظاہر کر رہا ہے۔ اور عاشق کو خوشی کی خبر دے رہا ہے۔ کہ جب وہ سنگ آستان یار پر جا کر سرنگوں ہو اُس کو وہ خوشی حاصل ہوئی کہ بیان سے باہر ہے خط تقدیر پر روح جبیں قربان ہو ہو گئی۔

زنجیر پکڑ کر کوئی نہیں لٹکتا ہے۔ بلکہ زنجیر کھٹکھٹائی جاتی ہے۔ تاکہ صاحب خانہ کو اطلاع پہنچے کہ کوئی دروازہ پر ہے۔ اگر کوئی آدمی زنجیر پکڑ کر لٹک رہے تو بتاؤ کہ مالک مکان کو کس طرح خبر ہو سکتی ہے۔ اگر وہ رات بھر بھی لٹکا رہے تو بھی کسی کو اس کی اطلاع نہ پہنچیگی۔ اس لئے زنجیر پکڑ کر لٹکنا قطعی غلط ہے۔ اُمید ہے کہ مشاکر صاحب میری ان سطور کو انصاف کی نظر سے پڑھیں گے اور ممنون ہوں گے ورنہ اُن کی مرضی۔

راقم:۔ الاس داس۔ ساحسا

جنگ یورپ

ہے بپا یورپ میں کیا شور قیامت آجکل
ہر زباں پر جنگ کا ہے ذکر کلفت آجکل
اُڑ گئی دنیا سے مطلق عیش و عشرت آجکل
محفل آرا ہے جہاں ہر قتل و غارت آجکل
دفعتہً سارا جہاں میدان محشر ہو گیا
ساری دنیا کو ستا کر خوش ستمگر ہو گیا
وائے قسمت روز بد کیسا دکھایا جنگ نے
سر زمیں پر خون کا دریا بہایا جنگ نے
نقشۂ ماتم کدہ گھر گھر بنایا جنگ نے
کر دیا عیش و طرب کا سب صفایا جنگ نے
گلشن عالم پہ کیسی چل گئی باد خزاں
دم زدن میں ہو گیا میدان سارا یہ جہاں
بحر و بر میں جا بجا جنگ و جدل جاری ہوا اب
ہر جگہ پر کشت و خوں کی گرم بازاری ہوا اب
ظالموں میں موجزن رسم ستمگاری ہوا اب
سرفروشوں کی زمانے میں خریداری ہے اب
گریہ و زاری جہاں میں ہر طرف جاری ہوئی
بے طرح ہر ایک دل پر بیکلی طاری ہوئی
توبہ توبہ کس غضب کی چھڑ گئی خونخوار جنگ
سارے عالم پر ہوئی حاوی سبک رفتار جنگ
پانیوں میں کر رہی ہے زیر و بالا مار جنگ
زیپلن ہو کر ہوا میں بن گئی پردار جنگ
ہے یہ میدان رن کا یا آتش بار ہے
جس کو دیکھو جان دینے کے لئے تیار ہو
توپ آتش بار کے شعلے بھڑکتے ہیں کہیں
زخم خوردہ سینکڑوں قالب تڑپتے ہیں کہیں
گیس کی زد میں ہزاروں دم اُلجھتے ہیں کہیں
مرغ بسمل کی طرح لاشے پھڑکتے ہیں کہیں
آسماں پر غضب ڈھاتا فرق پرواز ہی ہے کہ
بیگناہ آبادیوں پر گولہ اندازی بھی ہے۔
ہیں شوارع عام سارے بحر و بر کے پر خطر
جال سرنگوں کے بچھے پانی میں ہر شاہ راہ پر
آبدوزوں نے چھپایا ہر سمندر میں خطر
ہو رہے ہیں غرق ہر لحظہ سٹیمر بیشتر
راہروں کو ڈر سے خالی راستہ ملتا نہیں
آج ڈھونڈے سے امن کا کچھ پتہ ملتا نہیں
ہے فلک سے آتش سوزاں برستی ان دنوں
ہوتی جاتی ہے تباہ ہر ایک بستی ان دنوں
رنگ کیا کیا لا رہی ہے فاقہ مستی ان دنوں
عورتیں بچوں کی ہو خطرے میں ہستی ان دنوں
بیٹھی ہیں ایسی آہ لخت جگر جاتے رہے
روتی ہیں بیوائیں اُن کے تاج سر جاتے رہے
برق عالم سوز ہے قیصر؛ دیا پیک اجل
دشمن خلق خدا او بانئے جنگ و جدل
جس نے ڈالا سب جہاں کے امن عامہ میں خلل
طاقتوں کی پائمالی کا تھا خواہاں دلمیں
تاکہ کوئی ثانی نہ ہو اُس کا بزیر آسماں
دست قدرت میں ہو اُسکے سارے عالم کی عناں
کر رہا تھا پردے پردے میں تیاری جنگ کی
مدتوں سے اُسکے سر میں تھی خماری جنگ کی
تشنۂ بیداد کو تھی بے قراری جنگ کی
کر رہی تھی تنگ اُس کو انتظاری جنگ کی
تاکہ مجبور خواب غفلت پاکے سب کو ناگہاں
ایکدم میں اُٹھ کے کر لیوے فتح سارا جہاں
خون ولیعہد آسٹریا کیا بلا کتی یا خدا!
ڈال دی جس نے اچانک جنگ کی پہلی بنا
محض غلطی سے سمجھا آسٹریا نے یہ سیا
مرتکب اس فعل کا تھا در حقیقت سرویا"
اُس کے دل میں بھڑک اُٹھے شعلے انتقام
سرویا میں کر دیا اُس نے شروع تب قتل عام
ظلم ناجائز سے زار روس نے روکا اُسے
پادشہ جرمن کو ہاتھ آیا یہ موقعہ دیر سے
آ گئی لڑنے وہ آسٹریا کی حمایت کے لئے
تاکہ دیرینہ مرادیں دل کی سب پوری کرے
اس بہانے سے وہ فوراً آ گیا میدان میں
سارے یورپ میں زلزلہ پڑ گیا اک آن میں
لشکر جرار لیکر روس سے لڑنے لگا
بلجیم میں جا بجا ظلم و ستم کرنے لگا
فوج لیکر سیدھا پیرس کی طرف بڑھنے لگا
جس کسی نے اُس کو روکا اس سے لڑنے لگا
کر دیئے تہ تیغ اہل شہر لاکھوں بے گناہ
گولہ باری سے صدہا آبادیاں کر دیں تباہ



توپ رکھ کر بھون ڈالے سینکڑوں خیل کباپ
بوڑھے بچے عورتیں سب ہو گئے جاں سوختہ
منہدم کیں مندروں کی یادگاریں بے حساب
کر دیئے مسار گرجے - قصر عالیشاں خراب
جوش سودا سے ملک گیری میں دیوانہ ہوا -
خود پرستی کی شمع پہ مثل پروانہ ہوا -
فتح پیرس کے نشے میں پاگل ہو جانے لگا -
جنگی طاقت سے جہاں کو پاؤں میں لانے لگا
سلطنت میں چھوٹے بڑے سے ہر ایک کے منہ آنے لگا
دولت برطانیہ عظمیٰ کو دھمکانے لگا -
دوست اٹلی کی بھی اُس نے ایک ذرا پرواہ نکی
ساری دنیا سے خصومت اُس کو گویا ہو گئی -
چالاؔ انگلستان نے ترک جائے سارا شور و شر
کر دیا دنیا کو جس نے محو حیرت اسقدر -
اتحاد - امن و اماں - قائم رہے شام و سحر -
مفت میں ضایع نہ ہووے مال و زر - جان بشر
کوششیں برطانیہ نے کیں صلح کی با رہا
پر نہ خرمستی سے قیصر باز آیا اک ذرا -
ہر طرف جب ہو گئے بے خود اٹھ کھڑا طوفان جنگ
سارا ہی یورپ نظر آنے لگا میدان جنگ -
ایک پل میں بھڑک اٹھی آتش سوزان جنگ
شیر انگلستان نے تب کر دیا اعلان جنگ
ہر طرح سے سخت مجبور ہو کے آخر اٹھ کھڑا
امن و آزادی کی خاطر محض اُسے لڑنا پڑا
شیر انگلستان نے جب میدان میں گاڑا علم
پڑ گیا دشمن کا ٹھنڈا جوش سارا ایکدم
بڑھ نہ آگے پڑھ سکا سیلاب آتش ایک دم
فتح پیرس کے ہوئے کافور دعوے یک قلم
انٹورپ اور برسلز تو اُس نے پہلے لے لئے
پر گئیں سب کوششیں بیہودہ کیلے پیلے

چل بہت جلدی آسے اپنے کئے کا مل گیا -
رشیا میں گیر چینگ - جاپان نے ہے لے لیا
سارا افریقہ بھی اُس کے ہاتھ سے جاتا رہا -
گھر میں فاقہ اور گرانی سے ہے اک آفت بپا
جرمنی ایسی شکست فاش اک کھا لیگو ہر
نام اسکا بالکل ہی دنیا سے مٹ جائیگو ہر
مفت میں قیصر نے ہے شورش مچائی آجتک
پہ نہ پیرس تک ہوئی اُس کی رسائی آجتک -
اور فتح سارے جہاں پر بھی نہ پائی آج تک -
سب محاذوں پر ہے بہت ذلت اُٹھائی آج تک
ہو چکی ہے آج تو ترکی کی ترکی بھی تمام -
ہو گیا معدوم سب بلغاریہ کا فکر خام
گر گئی ہوئے شکست فاش صبح و شام جب
ہو گیا معلوم اُس کو جنگ کا انجام سب
زور و طاقت اُس کے آخر کچھ نہ آئے کام جب
اسلئے وہ بھیجتا ہے صلح کے پیغام اب
اتحادی اُس کی چالوں میں پر آنے کے نہیں
کس طرح ہو سکتا ہے مومن کو شیطان کا یقیں
پر نہ جبتک جرمنی کا زور توڑا جائیگا
قیصر ولیم کا سر جبتک نہ چھوڑا جائیگا
مار موذی کا نہ جب تک سر مروڑا جائیگا
تین سزا کے جرمنی گر یونہی چھوڑا جائیگا -
فتنہ و شر کی جہاں میں جبتک ہستی بود ہے
ایسے خطروں سے رہائی کا بہر بیہودہ ہے
جنگ جس نے کی شروع وہ دشمن جاں ہو رہی
بے وجہ ہر ایک سے دست و گریباں ہو رہی -
اپنی طاقت اور تیاری پہ نازاں ہے یہی
خرمن امن و اماں برق سوزاں ہے یہی -
اعتبار ایسے کوئی وعہد کا کیسے کرے
عہدنامہ جسکو جو پرزہ کاغذ ہے -

اتحادی جنگ کرنے پر ہیں مجبور اسلئے
عین اُس دم تک لڑینگے عزم و استقلال سے
جرمنی جب تک اجازت امن عامہ کی نہ دے
جس سے آیندہ نہ ہرگز جنگ کا خطرہ رہے
اتحادی وہ صلح چاہتے ہیں جو ہو دیرپا
تاکہ دنیا میں نہ فتنہ پھر کبھی ہووے رونما
انگلستان کا ہے حامی آپ وہ رب غفور
دیکھ لینا ایک دن اُس کی فتح ہوگی ضرور -
دشمنوں کا زور سب ہو جائیگا شور و فتور -
حق کے ہاتھوں طاقتیں باطل کی ہونگی چور چور
دور دورہ امن کا پھر ہر طرف ہو جائیگا -
غیرت برطانیہ صد مرحبا صد مرحبا!!!

مناجات

اے شہنشاہ دو عالم مالک ہر دو سرا
اے خداوند مسیح اے مظہر ذات خدا
اے خدا روح القدس اے منبع لطف و عطا
اے خدا تثلیث اقدس - لائق صفت و ثنا
دیکھ امت پر تری کیا وقت نازک آپڑا -
کرم کر کے سن لے یہ مظلوم بندوں کی دعا
از سر نو سب جہاں کو امن و راحت بخش دے
اتحادیوں کو یارب زور و طاقت بخش دے
جرمنی پر ان کو کامل فتح و نصرت بخش دے
ان کے ہر اک کام پر کثرت سے برکت بخش دے
خان کی اس غزل کے عوض اے خداوند کریم
انگلستاں کو عطا اس سال کر فتح عظیم
الراقم - خان از تیری کی -

نور افشاں کے نئے خریداروں کی ضرورت ہے
نئے خریدار دے کر مشکور فرما دیں -

بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور پر بہار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کمپیں کا میدان لڑکوں کے کھیل کے لئے ایک خوش منظر عمارت عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں المشتہر

پرنسپل بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت

نیشنل مشنری سوسائٹی کے لئے ضلع منٹگمری کے گاؤں میں پرائمری سکول کے واسطے ایک لائق استاد کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد کے مفصلہ ذیل پتے پر آنی چاہئیں۔

مسٹر بی ایم چند۔ این۔ ایم۔ ایس منٹگمری

ضرورت

ایک مسیحی کی جو انٹرنس پاس ہو۔ اور انگریزی میں قابل ہو۔ تنخواہ مبلغ ۲۰ روپیہ سے ۲۵ روپیہ ماہوار حسب لیاقت و تجربہ دیجاویگی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ہیڈ ماسٹر صاحب چرچ مشن ہائی سکول امرتسر کے پاس جلد بھیجی جاویں۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حسن تعلیم اور خاص خصوصیات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے مقصد سے [illegible] مشن بورڈ نے ابتدائی جماعتوں سے اعلیٰ [illegible] کی غرض سے قائم کیا [illegible] ۱۹۱۵ء سے [illegible] پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی کی زیر نگرانی کر دی گئی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے [illegible] خرچ [illegible] طالب علم [illegible] کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ [illegible] سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں [illegible] اور [illegible] کریم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں [illegible] کل حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تحقیق الاسلام

یہ کتاب اہل القرآن کے مقبولات کی سند کی بنا پر مسیحیت کی اور مسیحیوں کے مقابلہ کی صحت و صداقت کی ایک طرفہ ڈگری ہے خصوصاً قرآن اور بائبل [illegible] کے واحد خدا ہونے پر قرآنی شہادت کا مجموعہ [illegible]

حقیقت الاسلام ہے قیمت ۲/

اہل اسلام ہے قیمت بلا محصول ڈاک ..... عہ

الہ الاسلام [illegible] قیمت معہ محصول ڈاک ..... عہ

ان کے سوا اور بھی رسالے ہیں [illegible] تحقیق الاسلام میں [illegible] ہے کہ قرآن کی رو سے حضرت محمد صاحب [illegible] مسیحیت کے دشمن سمجھے جاتے تھے مسیحیت کی ہر ایک [illegible] بنا دیئے گئے ہیں اور ایسے شواہد [illegible] گئے ہیں کہ جنکے [illegible] نہیں سکتا ہے جاری اس امر میں صداقت دیکھنی ہو تو تحقیق الاسلام کو خرید کر پڑھو اور اہل القرآن میں تقسیم کر کے دیکھو۔ المشتہر

پادری غلام مسیح پاسٹر کلیسیا لودیانہ

مقیم مشن احاطہ لودیانہ پنجاب۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۳/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ..... [illegible]

غیر ممالک سے ..... [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عسہ
نصف کالم	لعہ	عسہ	رسہ
پورا کالم	عسہ	رسہ	[illegible]
پورا صفحہ	صہ	رعہ	ما صہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر [illegible] اور کم سے کم کسی اشتہار کیلئے [illegible] لیا جاویگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسماعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اردو اور فارسی میں [illegible] چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ [illegible] کہانیاں [illegible] تو فی کاپی [illegible] کیا جاتا ہے۔ یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاویگی نمونہ [illegible] کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام مسٹر ای۔ ایم ویری ڈی ڈی [illegible] سکرٹری سی۔ ایل۔ لودیانہ۔ پنجاب آنی چاہئیں۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو [illegible] الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ سے [illegible] تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی [illegible] الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن [illegible] پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا